سید کاشف گیلانی

اسی لئے تو بدل ڈالا شیخ نے قبلہ

کریں نہ غور جنہیں حب مال وجاہ بھی ہے
کہ آخرت کے لئے کوئی زادِ راہ بھی ہے

اسی لئے تو بدل ڈالا شیخ نے قبلہ
کہ دل میں حرص بھی خوفِ عتابِ شاہ بھی ہے

سیاست آپ کو راس آگئی ہے مولانا
کہ اس میں دولت دنیا بھی واہ واہ بھی ہے

نظر اٹھا کے حکومت سے بات کرتے ہیں
کہ اس میں جرأتِ حق لذتِ گناہ بھی ہے

وہ کیسے چھوڑدیں پنکی کا دوستو دامن
نگہ کی شرم بھی ہے عادتِ نباہ بھی ہے

وہ جنکے ہوگئے حضرت ہم انکے ہو جاتے
ہمارے دل میں بھی حسرت ہے لب پہ آہ بھی ہے

اسی لئے میں ہُوا معتقد ہوں حضرت کا
وہ شخص صاحبِ دل صاحبِ نگاہ بھی ہے

یہ اسکی عقل ہے زر بھی ملا فقیری بھی
وہ شانِ فقر بھی ہے کبرِ کجکلاہ بھی ہے

کوئی تو راہ سجھائیں گے شیخ اے کاشف
کہ فکرِ عقبیٰ بھی دنیا کی مجھکو چاہ بھی ہے

ایک وزیر کی دعا

(اقبال کی روح سے معذرت کے ساتھ)

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی عیش سے کٹ جائے خدایا میری

ہو مرا کام زمانے میں وزارت کرنا
اسی منصب اسی کرسی کی عبادت کرنا

گالیاں سن کے بھی ہو دل نہ پریشاں میرا
کسی جلسے میں نہ ہو چاک گریباں میرا

قوم بھوکی رہے ننگی رہے بیمار رہے
ہاں مگر میری سواری کو نئی کار رہے

ہو الیکشن میں ہمیشہ میرا پلہ بھاری
اور ہو قوم سے پوشیدہ مری عیاری

میرے قبضے میں سدا ملک کی جاگیر رہے
قوم کے لب پہ فقط "نعرۂ تکبیر" رہے

شب کراچی میں کٹے صبح میری لندن میں
اک گھڑی چین میں ہو ایک گھڑی اردن میں

بے کسوں اور ضعیفوں کی ہو شامت ہردم
ہاں مگر میری وزارت ہو سلامت ہر دم

اہل دولت کی عطا مجھ کو محبت کر دے
میرے خالق میری رگ رگ میں سیاست بھر دے